''اصلاحاتِ اراضی'' بل 2010ء
کا مختصر جائزہ

پس منظر

☆ ملک کے 63 سالہ ایڈہاک ازم سے یہ بات طے ہے کہ ملک کے تمام معاشی، سیاسی اور سماجی و معاشرتی مسائل کی جڑ ملک میں رائج فرسودہ، گلاسڑا جاگیردارانہ اور وڈیرانہ نظام ہے۔

☆ مختلف حکومتیں آئیں اور گئیں فوجی حکومتیں بھی اور سول و جمہوری حکومتیں بھی، عوام کے بنیادی مسائل حل کرنے کے لئے تمام حکومتوں نے علامتی علاج کا طریقہ کار اختیار کیا مگر مرض کے مستقل علاج کے لئے کوئی کوشش نہیں ہوئی،

☆ ایم کیو ایم نے مسئلہ کی اصل جڑ یعنی کہ ''فیوڈل ازم'' جاگیردارانہ نظام کی جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے بالآخر ''لینڈ ریفارمز بل'' لانے کا فیصلہ کیا۔

☆ واضح رہے کہ اس سے پہلے بھی ملک میں اس موضوع پر تین قوانین بن چکے تھے مگر وہ ناقابل عمل اسلئے ثابت ہوئے کہ ان میں بڑے جاگیرداروں اور وڈیروں کے مفادات کو تحفظ دے دیا گیا اور ان کے نفاذ میں انتہائی کمزور سیاسی ادارے کا اظہار کیا گیا نیز لینڈ ریفارمز کی اصل روح پر بھی سمجھوتہ کرلیا گیا۔

☆ واضح رہے کہ مہنگائی، بے روزگاری، غربت، لوڈشیڈنگ، توانائی کا بحران جیسے عوامی مسائل دراصل فرسودہ جاگیردارانہ نظام کا ہی شاخسانہ ہے، سانحہ مشرقی پاکستان اور آج سیلاب سے ہونے والی ہولناک تباہی اور بربادی کے پیچھے بھی یہی فرسودہ جاگیردارانہ نظام ہے۔

قانون کے اہم نکات

☆ ملک کی تمام زرعی اراضی کو پہلے واگذار کیا جائے، ریاست اور حکومت کی تحویل میں لیا جائے، پھر اس زمین کو بے زمین ہاریوں، کسانوں، چھوٹے کاشت کاروں اور جن بڑے وڈیروں سے زمین واپس لی گئی ان کے درمیان فی خاندان چھتیس (36) ایکڑ نہری اور چوّن (54) ایکڑ بارانی زمین کے حساب سے تقسیم کردی جائے گی۔

نوٹ: واضح رہے کہ یہ فارمولا ہمارے خطے کے کچھ ممالک مثلاً بھارت کہ جہاں بیس (20) ایکڑ نہری اور تیس (30) ایکڑ بارانی زمین کے حساب سے زمین کی تقسیم کی گئی اور آج کے دور میں ایک ہاری کے خاندان کی زندگی کی بنیادی ضرورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے طے کیا گیا۔

☆ 1972ء اور 1977ء کے لینڈ ریفارمز کے قوانین شرعی عدالتوں میں چیلنج ہوئے اور 1990ء میں سپریم کورٹ کی شرعی بینچ نے ان میں شرعی لحاظ سے تصحیح کی ہدایت کی لیکن بیس (20) سال سے کسی بھی حکومت نے ضروری ترامیم کر کے کبھی بھی لینڈ ریفارم کے قانون کو دوبارہ اسمبلی میں لانے کی زحمت گوارا نہیں کی۔

☆ ایم کیو ایم نے سپریم کورٹ کے مشاہدات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے بل میں جن سے زمین واپس لی جائے گی انہیں زمین کا معاوضہ دینے کی بات کی ہے۔

☆ اس طرح زمین کو براہ راست ہاریوں، کسانوں میں تقسیم کی بات نہیں کی بلکہ پہلے اسے واگذار کرنے کی بات کی پھر از سرِ نو تقسیم کی بات کی ہے۔

☆ ایم کیو ایم کے بل سے متاثر ہونے والے جاگیرداروں کی طرف سے یہ بات آرہی ہے کہ اگر ان سے ان کی جدی پشتی زمین چھینے اور ہاریوں میں

تقسیم کرنے کا قانون لایا جارہا ہے تو پھر وہ بھی جواباً شہروں میں صنعتوں، دکانوں اور دیگر املاک کی حد مقرر کرنے کا قانون لا سکتے ہیں۔

دلیل:

☆ صنعتکاروں، دکانداروں اور شہروں میں دیگر املاک رکھنے والوں میں کوئی ایسا پاکستانی نہیں کہ جسے پاکستان کے قیام سے پہلے انگریزوں نے صنعتیں، دکانیں یا زمین دے کر نوازا ہو جبکہ واضح رہے پاکستان کے قریباً تمام بڑے زمینداروں اور وڈیروں کے قبضے میں یا قانونی کاغذوں میں جو زمین درج نظر آتی ہے وہ ان کے آباؤ اجداد کو پہلی مرتبہ انگریزوں نے ان کی خدمات کے عرض وراثتی بنیاد پر منتقل کی تھی۔ وگرنہ اس سے پہلے زمینیں کاشتکاری کے لئے تو دی جاتی تھیں تاہم زمیندار کے مرنے کے بعد ریاست اسے واپس لے کر کسی اور کے حوالے کرتی تھیں۔

☆ زمین کو واپس لینے از م نو تقسیم کرنے اور لی جانے والی زمین کا معاوضہ دینے کے تمام عمل کی نگرانی کا کام ہر صوبے میں اور اسلام آباد میں بھی ایک لینڈ کمیشن سرانجام دے گا جو کہ تین رکنی ہوگا اور جسے متعلقہ صوبائی حکومت متعلقہ ہائی کورٹ کے صلح مشورے سے مقرر کرے گی۔ واضح رہے کہ اس کمیشن کا سربراہ ہائی کورٹ کا ریٹائرڈ جج ہوگا۔

اغراض و مقاصد

☆ بڑی زرعی زمینوں کو ریاست واگذار کرے اور بے زمین ہاریوں اور چھوٹے کاشتکاروں میں تقسیم کرے تاکہ چھوٹے کاشت کاروں کو بھی زرعی ترقی میں شامل ہونے کا موقع ملے اور وہ بھی عزت سے روزگار کمائیں اور بڑے جاگیرداروں کے محتاج اور غلام نہ رہیں۔

☆ یہی وہ طریقہ ہے جس سے امیر اور غریب کا فرق کم کیا جا سکے گا۔

☆ چھوٹے ہاریوں اور کسانوں کو مالکانہ حقوق ملنے سے وہ زیادہ محنت سے کام کریں گے اور نتیجتاً زرعی پیداوار میں گوں ناگوں اضافہ ہوگا

☆ ایم کیو ایم کے بل میں چھوٹے کسانوں کو آپس میں ملا کر کوآپریٹو طرز کی فارمنگ کے ذریعے تیز ترین ترقی کے مواقع بھی فراہم کئے گئے ہیں نیز سرکاری زمین پر (PPPS) پرائیوٹ پبلک پارٹنر شپ کے ذریعے کارپوریٹ فارمنگ کو بھی زرعی ترقی میں نمایاں کردار دینا ہے۔

☆ 63 فیصد زرعی آبادی کو با اختیار بنایا جائے گا جس سے ملک خودمختیاری کی منزلت حاصل کرے گا نیز قائداعظم محمد علی جناح کے ویژن کے مطابق پاکستان کو فلاحی، مساوات پر مبنی خوشحال مملکت بنانا ممکن ہوگا۔

☆☆☆☆☆